درس بیست و هفتم

ستائیسواں سبق

غزل

شاعرہ: سیمین بہبہانی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رفیق	دوست، ساتھی	گذشتم	میں آگے نکل گئی
اھل دل	عاشق	گوشۂ خلوت	تنہائی کا گوشہ
یارِ محرم	راز دار دوست	چہ عالمی دارم	کیا کیفیت رکھتا ہوں
بساط	محفل	سیل	سیلاب
بادہ	شراب	کینہ	بغض و نفرت
کنارِ جو	نہر کا کنارا	چہ غم خورم	کیا غم کھاؤں
چمن شستہ	دھلا ہوا چمن	کوھم	میں پہاڑ ہوں
جوی اشکی	آنسوؤں کی نہر	بنیان	بنیاد
مژگان	پلکیں	محکم	مضبوط

☆☆☆

۱۔ رفیق اھل دل و یار محرمی دارم بساط بادہ و عیش فراھمی دارم

ترجمہ:

میں اہل دل ساتھی اور محرم راز دوست رکھتی ہوں۔ شراب کی محفل اور عیش ونشاط مجھے فراہم ہے۔

تشریح:

ایران کی مشہور شاعرہ سیمین بہبہانی اس شعر میں اس بات کا ذکر کرتی ہے کہ اس کے پاس ایسا ساتھی موجود ہے جو اہل دل ہے یعنی محبت کرنے والا ہے اس کے احساسات کو سمجھنے والا ہے۔ اس کے ساتھ ایسا دوست موجود ہے جو محرم راز ہے۔ اسی طرح اسے شراب اور عیش ونشاط کی محفل بھی فراہم ہے۔ اس شعر میں شاعرہ کہنا یہ چاہتی ہے کہ اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے بلکہ اس کے پاس سب کچھ ہے۔

۲۔ کنار جو چمن شستہ رانمی خواھم کہ جوی اشکی و مژگان پرنمی دارم

ترجمہ:

مجھے نہر کے کنارے دھلا ہوا باغ نہیں چاہیے کیونکہ میرے پاس آنسوؤں کی نہر اور نمناک پلکیں موجود ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعرہ نے بہت خوبصورت انداز میں اپنا غم بیان کیا ہے جس پر وہ راضی ہے۔ وہ کہتی ہے مجھے نہر کے کنارے دھلا ہوا چمن نہیں چاہیے کیونکہ یہ چیزیں تو میرے پاس پہلے سے موجود ہیں میرے پاس آنسوؤں کی نہر ہے اور ان آنسوؤں سے نمناک پلکوں کا چمن ہے۔ اس شعر میں آنسوؤں کے مسلسل بہنے کو آنسوؤں کی نہر کہا گیا ہے اور بھیگی ہوئی پلکوں کو دھلے ہوئے چمن سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۳۔ گذشتم از سر عالم کسی چہ می داند کہ من بہ گوشہ خلوت چہ عالمی دارم

ترجمہ:

میں دنیا کے خیال سے گزر گئی ہوں۔ کوئی کیا جانے کہ میں اس تنہائی کے گوشہ میں کیا عالم رکھتی ہوں۔

تشریح:

شاعرہ اس شعر میں یہ ظاہر کرتی ہے کہ تنہائی کے گوشے میں اس نے اپنے تصورات کی ایک الگ دنیا بسالی ہے۔ اس کی یہ دنیا اتنی حسین ہے کہ اب وہ ہماری اس ظاہری دنیا کو حاصل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی بلکہ اس پر گوشہ نشینی کو ترجیح دیتی ہے۔

۴۔ تو دل نداری وغم هم نداری اما من خوشم ازاین که دلی دارم و غمی دارم

ترجمہ:

تم دل نہیں رکھتے اور غم بھی نہیں رکھتے لیکن میں اس بات سے خوش ہوں کہ دل رکھتی ہوں اور غم بھی رکھتی ہوں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعرہ اپنے مخاطب سے کہتی ہے کہ تم دل نہیں رکھتے اور غم بھی نہیں رکھتے۔ دل کا تعلق احساس سے ہے ایک صاحب دل جو دوسروں کے درد وغم کو احساس کرتا ہے وہ درد یا غم رکھتا ہے۔ شاعرہ اپنے آپ کو اس آدمی سے بہتر قرار دیتی ہے جو دل اور غم نہیں رکھتا کیونکہ وہ اس بات پر خوش ہے کہ وہ دل اور غم دونوں رکھتی ہے۔

۵۔ زسیل کینه دشمن چه غم خورم سیمین که همچو کوهم و بنیان محکمی دارم

ترجمہ:

سیمین! میں دشمن کے کینے کے سیلاب کا کیا غم کروں کیونکہ میں پہاڑ کی مانند ہوں اور مضبوط بنیاد رکھتی ہوں۔

تشریح:

دنیا میں کتنا ہی بڑا سیلاب آئے پہاڑوں کو سیلاب سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ اسی بات کو سیمین نے اپنے لیے مثال کے طور پر پیش کیا ہے کہ مجھے دشمن کے کینہ کے سیلاب کا کیا غم کیونکہ میں پہاڑ ہوں اور مضبوط بنیاد رکھتی ہوں۔ مجھے دشمن کے کینے کا کوئی خوف یا غم نہیں ہے۔

☆☆☆

تمرین کا حل

(۱)

سوال۱: قافیہ اور ردیف کی شناخت کیجئے۔

جواب: اس غزل میں دارم ردیف ہے جبکہ محرمی، فراهمی، پرنمی، عالمی، غمی، محکمی قافیے ہیں۔

سوال۲: تیسرے شعر کا مفہوم واضح کیجئے۔

جواب: تیسرے شعر کا مفہوم یہ ہے کہ شاعرہ نے تنہائی کے گوشے میں اپنی ایک الگ دنیا بسالی ہے اور وہ اپنی اس دنیا کو ظاہری دنیا پر ترجیح دیتی ہے۔

سوال۳: شاعرہ نے چوتھے شعر میں کس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے؟

جواب: شاعرہ نے چوتھے شعر میں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ اس کے پاس دل اور غم دونوں موجود ہیں۔

سوال۴: شاعرہ کو دشمنوں کی سازشوں سے کیوں کوئی غم نہیں ہے؟

www.downloadclassnotes.com

جواب: شاعرہ کو دشمنوں کی سازشوں سے کوئی غم نہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس کی بنیاد پہاڑ کی طرح مضبوط اور مستحکم ہے۔

سوال ۵: "بساطِ بادہ" اور "عیشِ فراھم" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "بساطِ بادہ" اور "عیشِ فراھم" سے مراد شراب اور عیش ونشاط کی محفلیں ہے۔ یعنی شاعرہ کو وہ سب کچھ مہیا ہے جو وہ چاہتی ہے۔

☆☆☆

(۲)

سوال ۱: مندرجہ ذیل مرکب کون کون سے ہیں؟

رفیقِ اھلِ دل۔ یارِ محرم۔ کنارِ جو۔ جویِ اشک۔ بنیانِ محکم

جواب: رفیقِ اھلِ دل (اھلِ دل ساتھی)	مرکب توصیفی
یارِ محرم (محرمِ راز دوست)	مرکب توصیفی
کنارِ جو (نہر کا کنارا)	مرکب اضافی
جویِ اشک (آنسوؤں کی نہر)	مرکب اضافی
بنیانِ محکم (پکی بنیاد)	مرکب توصیفی

سوال ۲: مندرجہ ذیل افعال کی مکمل گردانیں لکھیے:

نمی خواھم۔ گذشتم۔ نداری۔ خورم۔ می داند

جواب: "نمی خواھم" کی گردان:

واحد غائب	نمی خواھد	جمع غائب	نمی خواھند
واحد حاضر	نمی خواھی	جمع حاضر	نمی خواھید
واحد متکلم	نمی خواھم	جمع متکلم	نمی خواھیم

"گذشتم" کی گردان:

واحد غائب	گذشت	جمع غائب	گذشتند
واحد حاضر	گذشتی	جمع حاضر	گذشتید
واحد متکلم	گذشتم	جمع متکلم	گذشتیم

"نداری" کی گردان:

واحد غائب	ندارد	جمع غائب	ندارند
واحد حاضر	نداری	جمع حاضر	ندارید
واحد متکلم	ندارم	جمع متکلم	نداریم

"خورم" کی گردان:

واحد غائب	خورد	جمع غائب	خورند
واحد حاضر	خوری	جمع حاضر	خورید
واحد متکلم	خورم	جمع متکلم	خوریم

"میداند" کی گردان:

واحد غائب	می داند	جمع غائب	می دانند
واحد حاضر	می دانی	جمع حاضر	میدانید
واحد متکلم	می دانم	جمع متکلم	می دانیم

سوال۳: مقطع میں دی گئی تشبیہ کی روشنی میں مشبہ، مشبہ بہ، وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ کی وضاحت کیجئے۔

جواب:

مشبہ: سیمین شاعرہ
مشبہ بہ: کوہ (پہاڑ)
وجہ تشبیہ: بنیان محکم (مضبوط بنیاد)
حرف تشبیہ: ھمچو (کی طرح)

معروضی سوالات

1: کثیر الانتخابی سوالات(Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

1- ☆سیمین بہبہانی کس زبان کی شاعرہ ہے؟
(الف) اردو (ب) فارسی ✓ (ج) پشتو (د) بلوچی

2- ☆سیمین بہبہانی اپنی غزل میں خود کو کس جیسا مضبوط خیال کرتی ہے؟:
(الف) فولاد جیسا (ب) لکڑی جیسا (ج) پہاڑ جیسا ✓ (د) سیمنٹ جیسا

3- ☆غزل میں سیمین بہبہانی اپنے پاس کیا رکھنے پر خوش ہے؟
(الف) مال و دولت (ب) ہیرے جواہرات (ج) سونا چاندی (د) دل اور غم ✓

4- ☆غزل میں سیمین بہبہانی نے کیا چیز خوبصورت انداز میں بیان کی ہے؟
(الف) اپنا غم ✓ (ب) اپنا شکوہ (ج) اپنی خوشی (د) اپنی چاہت

5- ☆سیمین بہبہانی دنیا کے خیال سے اس لئے گزر گئی ہے کہ اس کے پاس ہے:
(الف) مال و دولت (ب) مقام و رتبہ (ج) عزت و شہرت (د) تنہائی کا گوشہ ✓

☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com